آنحضرت ﷺ کے اخلاق بحیثیت شوہر

آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالی نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔اور فرمایا

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین : کہ ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔اور تمام جہانوں میں بسنے والی مخلوقات میں سے ایک انسان ہے جس پر آپ ﷺ کے سب سے زیادہ احسانات ہیں اور پھر انسانوں میں سے اگر دیکھا جائے تو عورت کی ذات ایسی ہے کہ جس پر آپ نے بے انتہا احسانات کئے ہیں۔اور اگر آپ ﷺ کے زمانے کو دیکھا جائے یا اس سے قبل زمانے سے مقابلہ کیا جائے تو کہ سکتے ہیں کہ آپ نے عورت کو جس کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا بلکہ ایسی چیز ہی نہیں سمجھا جاتا تھا جس کو اس دنیا میں جینے کا بھی کوئی حق ہو۔تو ہم کہ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عورت کو زمین سے اٹھا کر آسمان پر بیٹھا دیا بلکہ آسمان کا ایک تارا بنا دیا۔

اس دنیا میں عورت کا وجود خواہ وہ ایک ماں کے روپ میں ہو ،خواہ بہن ہو یا پھر بیوی ، ہر رنگ میں آپ ﷺ نے اس کا وقار دنیا میں قائم کر دیا اور ایساوقار دیا جس پر قیامت تک عورتیں فخر کرتی رہیں گی۔

اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا اخلاق بحیثیت شوہر اپنی بیویوں کے ساتھ کیسا تھا۔یا یو ں کہ لیں کہ بحیثیت بیوی آپ نے ایک عورت کو کیا مقام دیا۔

معاشرے میں عام طور پر انسان کا تعلق سب زیادہ اگر کسی سے ہے تو وہ اس کی بیوی ہے۔بیوی اپنے خاوند کی بعض ایسی کمزوریوں سے بھی واقف ہوتی ہے جس کا اظہار عام معاشرے میں نہیں ہوتا اور دوسرے لوگ اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی بیویا ں آپ کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہیں۔

سب پہلی اور بڑی گواہی تو حضرت خدیجہؓ کی ہے جو آپ کی سب سے پہلی بیوی تھیں۔جب پہلی وحی کے بعد آنحضرت ﷺ گھبراہٹ کی حالت میں گھر لوٹے تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کو جن الفاظ میں تسلی دی وہ بتاتے ہیں ان پر آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کا کتنا اثر تھا۔اور آپ کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے جو 15 سالہ زندگی گزاری تھی اس کا ایک لحاظ سے نچوڑ تھا۔آپ کہتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا

خیر کم خیر کم لاھلہ و انا خیر کم لاھلی

کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا سلوک اپنے اھل کے ساتھ اچھا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے خود بھی ساری زندگی اس اصول کے تحت اپنی بیویوں سے نہایت حسن سلوک کے ساتھ بسر کی اور بعض دفعہ اگر بظاہر ایسا موقع آ بھی جاتا جس پر آپ خفا ہو سکتے تھے لیکن پھر بھی آپ ایسا نہ کرتے بلکہ نہایت دانش مندی سے معاملہ کو حل فرماتے اور ایسا طریق اختیار فرماتے کہ بغیر کچھ کہے ہی آپ کا عمل اصلاح کا موجب بن جاتا۔

آنحضرت ﷺ کی اہلیہ حضرت صفیہؓ کھانا بہت اچھا پکاتی تھیں ایک دفعہ آپ ﷺ کی باری حضرت عائشہؓ کے گھر تھی اور آپ وہیں موجود تھے کہ حضرت صفیہؓ ایک پیالہ میں سالن لے کر آئیں اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔حضرت عائشہؓ نے غصہ میں اس پیالہ کو زمین پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گیا۔در اصل آپ کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ آنحضرت ﷺ کی باری آپ کے گھر ہو اور کھانا کہیں اور سے آئے۔اس لئے یہ ایک قدرتی رد عمل تھا جو فوری طور پر ظاہر ہوا۔لیکن اس وقت اگر آپ ﷺ کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو معلوم نہیں کیا رد عمل ظاہر کرتا لیکن آنحضرت ﷺ نے اس پر درگزر فرمایا اور ایک نیا پیالہ منگوا کر حضرت صفیہؓ کو بھجوا دیا۔اور اس طرح دونوں بیویوں کا دل رکھ لیا۔اور آپ کے اس رویہ سے حضرت عائشہ کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ ایک سفر میں اونٹوں پر عورتیں سوار تھیں اور انجشہ نامی ایک شخص حدی خوانی کرنے لگا تو اس کو فرمایا " ٹھہرو انجشہ اونٹوں پر کانچ کے ٹکڑے ہیں ان کی حفاظت کرنا اور اونٹ آہستہ چلانا۔اس حدیث میں آپ ﷺ نے عورت کو کانچ کے ساتھ تشبیہ

دے کر یہ بتا دیا کہ عورت کو خدا تعالیٰ نے بہت نازک پیدا فرمایا ہے۔مردوں کی طرح ان کے جسم زیادہ مشقت برداشت نہیں کر سکتے اس لئے ان کا خاص خیال رکھا جائے۔